www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
		صَابَرَ۔ رَدَّ اور اِرْتَدَّ (۹)
۱۴	لوح محفوظ اور اسکے مختلف نام	لَوْحٌ محفوظ۔ اُمّ الکتاب۔ امام مبین۔ کتاب مکنون (۴)
۱۵	لونڈی۔ غلام	عَبْدٌ۔ اَمَۃٌ۔ رقبۃٌ۔ ملک یمین (۴)
	لیٹنا	دیکھیے "سونا"
۱۶	لینا	اَخَذَ۔ تلقّٰی۔ ھاؤم (۲)
۱۷	لین دین کرنا	تَدَایَنَ۔ اَدَارَ (۲)
		م
۱	مارنا	ضَرَبَ۔ وَکَزَ۔ صَکَّ۔ دَعَّ۔ دَمَغَ۔ رَجَمَ۔ وَقَذَ۔ نَطَحَ۔ اَجْلَدَ (۹)
۲	مار ڈالنا۔ مرنا	مات اور امات۔ قَتَلَ اور قَتَّلَ هَلَكَ اور اَهْلَكَ۔ صَلَبَ اور صَلَّبَ۔ ذَبَّحَ۔ رجم۔ اِنْخَنَقَ۔ تَوَفّٰی۔ شهادت (۹)
۳	مال و دولت	مال۔ دولت۔ رزق۔ خیر فَیْءٌ (اَفَاءَ) مَغانِمُ اَنفال (۷)
۴	مالک	مالك۔ ربّ۔ اَهْل (۳)
۵	ماں	والدۃ۔ اُمّ
۶	مانگنا	طَلَبَ۔ سَاَلَ۔ اِدَّعَ۔ حفا۔ اِعْتَرَّ (۵)
	مائل ہونا	دیکھیے "جھکنا"
	مایوس ہونا	" "ناامید ہونا"
۷	مٹانا	طَمَسَ۔ مَحَقَ۔ مَحَا۔ نَسَخَ (۴)
۸	مٹی اور اس کی مختلف حالتیں	تراب۔ طین۔ لازب۔ حما صلصال۔ سُلَالَۃ۔ فَخَّار۔ ثَرٰی۔ صعید (۹)
۹	مجامعت کرنا	بَاشَرَ۔ قَضٰی وَطَرًا۔ تَغَشّٰی۔ رَفَثَ۔ مَسَّ۔ لَمَسَ۔ طَمَثَ (۷)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
	مجبور کرنا	دیکھیے "زبردستی کرنا"
	مجبور ہونا	" "بے قرار ہونا"
۱۰	مجلس	مَجْلِس۔ نادِی (۲)
۱۱	مچھلی	حُوت۔ نُون
۱۲	محبت کرنا	حَبَّ اور محبّۃ۔ وَدَّ اور وُدّ۔ اَلِفَ۔ شَغَفَ۔ عُرُبًا (۵)
	محتاج۔ محتاجی	دیکھیے "تنگدستی"
۱۳	محل	قَصْر۔ صَرْح (۲)
۱۴	محنت کرنا۔ مشقت اٹھانا	عَمِلَ۔ جَهُدَ۔ نَصَبَ۔ کَلَّفَ۔ کَدَحَ۔ کُرْہٌ۔ شِقّ۔ شِقَّۃ (۸)
۱۵	مخالفت کرنا	خَالَفَ۔ ضَدَّ۔ شَاقَّ۔ حَادَّ۔ تَعَاسَ عَنَدَ (۶)
۱۶	مختلف	مُخْتَلِف۔ شَتّٰی۔ اَزْوَاج (۳)
۱۷	مدت	مُدّت۔ اَمَد۔ عِدّت۔ اُمّۃ۔ مَلِیًا۔ مَهَل۔ عُمُر (نیز دیکھیے وقت) (۷)
۱۸	مدد دینا۔ کرنا۔ چاہنا	اَعَانَ اور استعان۔ نصر اور استنصر اَیَّدَ۔ عَزَّرَ۔ عَزَّزَ۔ ظَاهَرَ۔ رِدْاً۔ اَمَدَّ (۹)
۱۹	مددگار	ناصر۔ نصیر اور انصار۔ حواری۔ ولی اور مولٰی۔ شهید۔ ظهیر۔ وزیر۔ عَضُد (۷)
۲۰	مذاق اڑانا	اِسْتَهْزَاَ۔ سَخِرَ اور فَنَّدَ (۳)
	مراد پانا	دیکھیے "کامیاب ہونا"
۲۱	مرد	رَجُل۔ اِمْرَءٌ اور مَرْءٌ۔ ذَکَرٌ (۳)
	مردود	دیکھیے "دھتکارنا"
	مرنا	" "مارنا۔ مرنا"
۲۲	مزا	ذائقۃ۔ طعم۔ لذۃ (۳)
۲۳	مزین کرنا	زَیَّنَ۔ زُخْرُف۔ سَوَّلَ (۳)
۲۴	مسافر	ابن السبیل۔ عابری سبیل۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ آتا ہے (م۔ق) ارشاد باری ہے:

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ (۵۶/۴۶) اور وہ لوگ بڑے گناہ (شرک) پر اڑے ہوئے تھے۔

۲۔ مَرَدَ: مَرَدَ کے بنیادی معنی کسی چیز کا ایسی چیز سے خالی ہونا جس کا وہ سزاوار ہو۔ امرد وہ درخت ہے جس کے پتے نہ ہوں اور نیز وہ نوجوان جس کے یا تو ابھی داڑھی نہ اتری ہو یا ویسے ہی بے ریش ہو۔ لونڈا۔ اور مارد جنوں یا انسانوں میں سے ایسے شیطان کو کہا جاتا ہے جو ہر قسم کی خیر سے عاری ہوں۔ پھر یہ لفظ کسی بری بات پر اڑ کر خیر سے خالی رہنے کے لیے استعمال ہونے لگا۔ (مف) ارشاد باری ہے:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ (۹/۱۰۱) اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور بعض مدینہ والے بھی جو اپنے نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔

۳۔ لَجَّ: بمعنی ضد سے جھگڑنا۔ دشمنی میں مداومت کرنا (منجد) اور لَجَّۃ بمعنی پانی کی گہرائی اور بَحرٌ لُجِّيٌّ بمعنی گہرا سمندر اور اِلتَجَّ الْبَحرُ بمعنی سمندر کا ہیجان یا طوفان میں آنا اور متلاطم ہوتا (منجد) گویا لَجَّ کے معنی کسی برے کام میں دور دراز تک چلے جانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۲۳/۷۵) اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیفیں ان کو پہنچ رہی ہیں وہ دور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور بھٹکتے پھریں)

ماحصل: (۱) اَصَرّ: کسی برے کام پر اڑ جانا یا اڑے رہنا (۲) مرد: جب اڑنا بطور عادت بن جائے۔ (۳) لَجَّ: اڑنا اور اڑنے کے فعل میں دور دراز تک چلے جانا اور شدت اختیار کرنا۔

۲۰۔ اُڑانا۔ اُڑنا

اڑانا کے لیے اَذْرٰی (ذرو) اور نَسَفَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں اور اڑنا کے لیے طَارَ اور استطار کے۔

۱۔ اَذْرٰی: ذرع بمعنی کلام کا ناتمام ٹکڑا اور ذَرَاتِ الرِّيحُ بمعنی ہوا نے ٹکڑے ٹکڑے شدہ چیز کو اٹھایا اور دور لے گئی (م۔ل) اور اَذْرٰی بمعنی ہوا کا ہلکی پھلکی چیزوں کو ہوا میں بکھیر کر اڑانا۔ ابن الفارس کے نزدیک ذرو سے مراد ایسی چیزوں کا ہوا میں اڑنا ہے جو بعد میں متفرق ہو کر نیچے گر پڑیں (م۔ل) ارشاد باری ہے:

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ (۱۸/۴۵) پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اسے اڑائے پھرتی ہیں۔

۲۔ نَسَفَ: نَسَفَ الْحَبَّ۔ غلہ کو چھاج سے پھٹکنا اور مِنْسَف چھاج اور چھلنی وغیرہ جس سے غلہ صاف کیا جائے۔ اور نَسَفَ الرِّيحُ بمعنی ہوا کا کسی چیز کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا (مف، منجد) اور بمعنی پہاڑ وغیرہ کو کوٹنا اور اسے ہوا میں اڑا دینا (م۔ا) ارشاد باری ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا (۲۰/۱۰۵) اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ خدا ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ناطق ہیں۔کیونکہ وُہ ایک دوسرے کی بولی سمجھ لیتے ہیں۔اور مَنْطِقَ الطَّیْرِ بمعنی جانوروں کی بولی۔لیکن یہ لفظ بالذات صرف انسان کے متعلق بولا جاتا ہے۔اور اہل منطق صرف انسان کو ہی حیوانِ ناطق کہتے اور نطق سے قوتِ گویائی مراد لیتے ہیں۔(سب سے پہلے ارسطو نے انسان کو حیوانِ ناطق کہا تھا۔ مگر لغوی لحاظ سے یہ لفظ ذوی العقول کے لیے استعمال ہو سکتا ہے)۔ارشادِ باری ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۵۳/۳)

اور (محمدؐ) خواہش نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے یہ (قرآن تو) حکم خدا ہے جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے

اور جو حضرت سلیمانؑ کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے کہ:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ (۲۷/۱۶)

اے لوگو! ہمیں خدا کی طرف سے پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے۔

تو یہاں نطق کا لفظ حضرت سلیمانؑ کے سمجھ لینے کی نسبت سے آیا ہے اور پرندوں کے بولنے کی نسبت سے۔

پھر جس طرح نطق ظاہری ہے اور اس سے مراد قابلِ فہم بات ہے نطق باطنی بھی ہے جس سے مراد فہم و ادراک یا زبانِ حال ہوتی ہے۔ارشاد باری ہے:

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۴۵/۲۹)

یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بول دے گی جو کچھ تم کیا کرتے تھے، ہم لکھواتے جاتے تھے۔

۳۔ فَصَحَ: کے معنی کسی چیز کو آمیزش سے پاک و صاف کرنا۔اور فَصَحَ اللَّبَنُ کے معنی دُودھ کے اوپر سے جھاگ اتار کر دُودھ کو صاف کر لینا ہے۔اور فَصَحَ الرَّجُلُ اسی سے مستعار ہے جس کے معنی کسی شخص کا خوش گفتار ہونا اور اس کے کلام کا حشو و زوائد سے پاک صاف ہونا۔اور موزوں تر الفاظ کا استعمال کرنا ہے۔قرآن میں ہے:

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ۔ (۲۸/۳۴)

(موسیٰؑ نے کہا) میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو (اے اللہ) اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے۔

۴۔اَعْرَبَ
۵۔اَعْجَمَ
: اَلْاِعْرَابُ بمعنی کسی بات کو واضح کر دینا۔اور اَعْرَبَ عَنْ نَفْسِهٖ بمعنی اس نے بات کو وضاحت سے بیان کر دیا۔اَلْعَرَبِیُّ بمعنی وضاحت سے بیان کرنے والا بھی ہے اور واضح اور فصیح کلام بھی (مف) ارشادِ باری ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا (۱۲/۲)

ہم نے اس قرآن کو واضح اور فصیح زبان میں نازل کیا ہے

اور اَلْعُجْمَةُ کے معنی ابہام اور اخفا کے ہیں اور اَلْاَعْجَمُ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی زبان فصیح نہ ہو خواہ وُہ زبان عربی ہی کیوں نہ ہو۔اہل عرب اپنے آپ کو فصیح زبان کے مالک اور دوسروں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بائیں کو اجبیان کہا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ (۳۷/۱۰۳) جب دونوں نے حکم مان لیا تو باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔

۲- جَبہہ: بمعنی پیشانی کی چوڑائی اور اس کی خوبصورتی (منجد) جبہہ دراصل پیشانی کے سامنے کے حصّہ کو کہتے ہیں جو سجدہ کے وقت زمین پر لگتا ہے۔ پیشانی کے دونوں اطراف کا درمیانی حصّہ۔ اور اس کی جمع جِباہ آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ (۹/۳۵) ان بخیلوں کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں، داغی جائیں گی۔

۳- نَاصِيَة: بمعنی پیشانی یا پیشانی کے بال جبکہ وُہ دراز ہوں۔ (منجد) اس کا اطلاق پیشانی کے بالوں پر بھی ہوتا ہے اور پیشانی پر بھی۔ اس کی جمع نَوَاصِی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ (۵۵/۴۱) گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لیے جائیں گے۔

ماحصل: (۱) جبین: پیشانی کی کوئی ایک طرف دائیں یا بائیں۔
(۲) جبہہ: پیشانی کا درمیانی حصّہ۔ (۳) نَاصِيَة: پیشانی اور اس کے بال۔

۵۷ ــــ پیغمبر

کے لیے نَبِیّ[۱]، رَسُوْل[۲]، مُرْسَل اور مَلٰٓئِکَة[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱-۲- نبی، رسول اور مرسل: نبی، نبا سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی انبائے غیب وصول کرنے والا۔ اور نبوّت کی نسبت نبی کی طرف ہوتی ہے۔

اور رسول کا لغوی معنی صرف پیغامبر ہے جو کسی کی طرف سے کوئی شخص بھی ہو سکتا ہے لیکن شرعی اصطلاح میں رسول وُہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی و الہام انبائے غیب اور احکام وصول کرے اور اس پیغام کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دے۔ رسالت کی نسبت رسول کی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ اور رسول، مرسل صرف اسی وقت کہلا سکتا ہے جب وُہ پیغام دوسروں تک پہنچا دے۔ حالانکہ رسول وُہ اس وقت سے ہوتا ہے جب کوئی پیغام یا نامہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ (فق۔ل ۲۲۲)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں اور یہ ایک ہی سکہ کے دو رُخ ہیں۔ ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے نبی کہا، ان کو یا ان میں سے اکثر کو رسول بھی کہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نبی اور رسول میں بیّن فرق ہے۔ اور اس فرق کی دلیل درج ذیل آیت ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ دَكَّاءً: دَكّ کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) کوٹنا اور پھر (۲) اسے ہموار کر دینا (م ل) یعنی کسی چیز کو کوٹ کر اور ریزہ ریزہ کرکے اسے زمین کے برابر کر دینا (مف) قرآن میں ہے:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (۷/۱۴۳) — پھر جب موسیٰ کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کرکے پیوندِ خاک بنا دیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ (۱۸/۹۸) — پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آ پہنچے گا تو اس (سدِ ذوالقرنین) کو ڈھا کر پیوندِ خاک بنا دے گا۔

ماحصل: (۱) ھشیم: ہر قسم کی نباتات کا خشک چورا۔ بھس۔

(۲) حُطام: خشک نباتات۔ وُہ چُورا جو روندے اور کچلے جانے سے بنا ہو۔

(۳) غثاء: خس و خاشاک۔ کوڑا کرکٹ۔

(۴) ھباء: گرد و غبار۔ ہر چیز کے اڑتے پھرتے ذرات۔

(۵) رفات: بوسیدگی کی بنا پر کسی چیز کا چُورا چُورا ہونا۔

(۶) بَسّ: پتھر یا کسی سخت چیز کا چُورا چُورا ہونا۔

(۷) دکاء: کسی چیز کا چُورا چُورا ہو کر زمین بوس ہو جانا۔

۲۱ــــــ چوری کرنا

کے لیے سَرَقَ اور اِسْتَرَقَ اور غَلَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سرق: چوری کرنا معروف لفظ ہے۔ یعنی کسی دوسرے کی مملوکہ چیز جو محفوظ جگہ پر ہو اسے خفیہ طور پر لے لینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (۵/۳۸) — چور مرد ہو خواہ عورت، ان کے ہاتھ کاٹ دو۔

اور اِسْتَرَقَ بمعنی چوری کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اور اِسْتَرَقَ السَّمْعَ بمعنی کان لگا کر چوری چھپے باتیں سننا۔ ارشادِ باری ہے:

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ (۱۵/۱۸) — ہاں اگر کوئی شیطان چوری چھپے سننا چاہے تو چمکتا ہوا ستارہ اس کے پیچھے لپکتا ہے۔

۲۔ غَلّ: بمعنی کوئی چیز چوری چھپے پکڑ کر اپنے سامان میں رکھ لینا (منجد۔ م ق) یہ دراصل چوری اور خیانت کی ملی جُلی شکل ہے۔ اس لیے اس لفظ کا ترجمہ چوری کرنا بھی کیا جاتا ہے اور خیانت کرنا بھی۔ مثلاً مشترکہ مالِ غنیمت سے کوئی چیز اٹھا کر لے لینا جو چوری کی شرائط پوری نہیں کرتی۔ وغیرہ۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ — اور جو کوئی چھپائے گا آئے گا قیامت کے دن ساتھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ صَاغِرٌ : (صِغرٌ ضد کِبَر) اور صَغَارٌ بمعنی ذلت۔ اور صَاغِر بمعنی ثانوی حیثیت رکھنے والا بڑائی کے خبط کے ساتھ ذلت کے ساتھ محکومی پر مجبور ہونے والا اور اس کا اقرار و اعتراف کرنے والا۔ قرآن میں ہے:

حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صَاغِرُوْنَ (۹/۲۹) — (ان سے جنگ کرو) یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

۴۔ دَاخِرٌ : دَخَرَ میں عاجزی۔ ذلت اور حقارت تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ اور دَاخِرٌ بمعنی عقل و ہوش کی کم مائیگی کی بنا پر بچو بن کر ذلت کی اطاعت قبول کر لینے والا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ — جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبر کنیاتے ہیں۔
سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ (۴۰/۶۰) — عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَکُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ (۲۷/۸۷) — اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب گھبرائیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے۔

۵۔ اراذل، (ارذل کی جمع) رَذَل، حقارت کے قابل ہونا۔ قبیح ہونا (منجد) دُوْنَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (م۔ل) اور اَرْذَل بمعنی گھٹیا۔ ناقص۔ ردّی (منجد) ردّی درجہ کے لوگ جن کی طرف دوسرے لوگ ان کے گھٹیا ہونے کی وجہ سے رغبت نہ کریں (مف) قرآن میں ہے:

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ (۱۱/۲۷) — اور ہم تو یہی کچھ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ تمہارے پیرو ہیں وہ ہمارے اور موٹی عقل کے لوگ ہیں۔

۶۔ اَسْفَل، اَلسَّفَلَة کمینے لوگ جیسے دُوْن اور اَسْفَل بمعنی پست اور حقیر (مف) (ضد اَعْلٰی) قرآن میں ہے:

نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَکُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ (۴۱/۲۹) — ہم انہیں پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ ذلیل ہوں۔

۷۔ خَاسِئٌ : خَسَأَ (۱) بمعنی نظر کا تھکنا اور کمزور ہونا۔ اور (۲) بمعنی خاسئ من الخنازیر والکلاب دھتکارے ہوئے کتے اور سور جن کو لوگوں کے پاس نہ پھٹکنے دیا جائے (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ (۲/۶۵) — اور (اے یہود!) تم ان لوگوں کو جانتے ہو جنھوں نے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تو ہم نے ان سے کہا، کہ ذلیل و خوار بندر بن جاؤ۔

ماحصل: (۱) ذَلِیْل، عزیز کے مقابلہ میں بمعنی زبردست۔

(۲) مَهِیْن : ذلیل۔ دوسروں کی نظر میں اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے گرا ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹/۱۲۱) نامۂ اعمال میں) لکھ لیا جاتا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے:

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ (۲۷/۳۲) جب تک تم حاضر نہ ہو میں کوئی معاملہ طے نہیں کرتی۔

ماحصل: عَبَرَ کا لفظ صرف راستہ بالخصوص پانی طے یا عبور کرنے کے لیے اور قَطَعَ کا لفظ اعمّ ہے جو معاملات کے طے کرنے اور قطعاتِ ارضی کو پار کر جانے کے لیے آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہوتا ہے۔ اور حَرُوْر بمعنی تپش۔ لُو (نیز دیکھیے دھوپ) قرآن میں ہے:

وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (۹/۸۲) — اور وُہ (دوسروں سے) کہنے لگے، گرمی میں مت نکلو۔ ان سے کہہ دو کہ جہنم کی آگ اس سے بھی کہیں سخت گرم ہے۔

۳۔ حَمّ } یہ دونوں الفاظ اتنے قریب المعنٰی ہیں کہ ان میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل لغت
۴۔ حمی } ان دونوں کے مشتقات دونوں مادوں کے تحت لے آتے ہیں۔ گرمی حاصل ہونے کے ذرائع چار ہیں۔ آگ اور دھوپ مادی ذرائع ہیں۔ اور جذبات کی گرمی اور حرارت غریزی معنوی۔ ان چاروں ذرائع میں یہ دونوں مادے استعمال ہوتے ہیں۔ فرق اگر ہے تو یہ کہ حَمَّ بطور متعدی استعمال ہوتا ہے اور حَمِیَ بطور لازم آتا ہے۔ لیکن جب صیغہ مجہول استعمال ہوتا ہے تو پھر ہم معنٰی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حَمَّ الْمَاءَ بمعنی پانی گرم کرنا ہے۔ اور حُمَّ الرَّجُل بمعنی آدمی کو بخار ہو گیا۔ اور حُمّٰی بمعنی بخار۔ دونوں مادوں کے تحت اہل لغت نے درج کیا ہے۔ اور حَمَّ التَّنُّوْر بمعنی تنور گرم کیا۔ اور حمی النار بمعنی آگ بھڑک اٹھی۔ اور حمیم بمعنی گرم پانی بھی اور ٹھنڈا پانی بھی (لغت اضداد م ل۔ منجد) اور بمعنی گرم جوش دوست یا رشتہ دار بھی۔ اس کا تعلق جذبات سے ہے۔ اور حَمَّ الظَّهِیْرَة بمعنی دوپہر کے وقت شدت کی گرمی۔ اور حَمَّة بمعنی گرم پانی کا چشمہ۔ اور حُمَّة بمعنی کوئلہ۔ راکھ یا آگ میں جلی ہوئی ہر شے۔ اور حمام بمعنی گرم پانی سے غسل کرنے کی جگہ (مف۔ منجد)

اب ان کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ (۶/۷۰) — ان کے لیے پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب ہے، اس لیے کہ وُہ کفر کرتے تھے۔

(۲) وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا (۷۰/۱۰) — اور کوئی دوست کسی دوست کا پُرسانِ حال نہ ہوگا۔

(۳) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ نَارٌ حَامِیَةٌ (۱۰۱/۱۰-۱۱) — اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وُہ) آگ ہے دہکتی ہوئی۔

(۴) اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ (۴۸/۲۶) — جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور یہ ضد بھی جاہلیت کی تھی۔

۵۔ سَقَرَ: بمعنی آگ یا دھوپ کا جھلس دینا۔ سَقَرَتْهُ الشَّمْسُ بمعنی دھوپ نے اُسے جھلس دیا۔ پھر یہ لفظ جہنم کا علم بن گیا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ (۵۴/۴۸) — اب آگ کا مزہ چکھو۔

۶۔ سَمُوْم: سَمّ بمعنی تنگ سوراخ جیسے سوئی کا ناکہ یا کان یا ناک کا سوراخ۔ نیز سَمّ بمعنی زہر قاتل۔ اور سموم بمعنی لُو اور گرم ہوا جو زہر کی طرح بدن کے اندر تک سرایت کر جائے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ — تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں گرم عذاب سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا (۱۹/۱۳) — اور (ہم نے یحییٰؑ کو) اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی (دی تھی) اور وہ پرہیزگار تھے۔

ماحصل:
(۱) رَحْمَان: بہت زیادہ رحیم اور یہ صرف خدا کی ذات ہے۔
(۲) رَحِيم: بہت مہربان۔ یہ صفت رحمان سے دوسرے درجہ پر ہے۔
(۳) رَءُوْف: وہ جس کا تکلیف دیکھ کر دل بھر آئے۔
(۴) لَطِيف: چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے اور ان کا ازالہ کرنے والا
(۵) حَنَان: ایسی رحمت اور شفقت جیسی ماں کو بچہ سے ہوتی ہے۔

۴۴ ــــــ مہر لگانا

کے لیے طَبَعَ اور خَتَمَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ طَبَعَ بمعنی کسی چیز کا انتہا کو پہنچنا اور بھر جانا تَطَبَّعَ النَّهْر بمعنی نہر بھر گئی (م۔ل) اور نیز طَبَعَ بمعنی چھاپ لگانا۔ اور طَبَعَ الدَّرَاهِم بمعنی سکہ ڈھالنا۔ اور مَطْبَع بمعنی چھاپ لگانے کی مشین۔ اور مَطْبُوع بمعنی چھپی ہوئی چیز (منجد) اور طَوَابِع بمعنی ڈاک کے ٹکٹ (ق۔ج) گویا کسی چیز کے اختتام یا مکمل ہونے پر چھاپ یا مہر لگا دینے کو طبع کہتے ہیں اور اس کا تعلق کسی چیز کی اثر پذیری اور اس کے ثابت و لازم رہنے سے ہوتا ہے (ف ق ل ۵۶)

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۴/۱۵۵) — بلکہ ان کے کفر کے سبب خدا نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

۲۔ خَتَمَ: بمعنی مہر لگانا۔ سر بمہر کرنا کہ اس میں نہ کچھ داخل ہو سکے (خواہ داخل ہونے کی گنجائش ہو) اور نہ کچھ نکل سکے۔ اور خَتَمَ الْاِنَاء بمعنی برتن کے منہ کو مٹی وغیرہ سے بند کرنا۔ اور ختام بمعنی مہر لگانے کی چیز۔ لاکھ (منجد) اور خَتَمَ الْقُرْاٰن بمعنی اس نے قرآن ختم کیا۔ گویا ختم کا تعلق کسی شے کے پورا ہونے اور عمل یا فعل کے انقطاع سے ہوتا ہے (ف ق ل ۵۶) ارشاد باری ہے:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ (۲/۷) — اللہ تعالیٰ نے ان (کافروں) کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔

ماحصل:
(۱) طَبَعَ: کسی چیز میں اثر پذیری اور اس اثر کا ثابت و لازم ہونا۔ چھاپ لگانا۔ پرنٹ کرنا۔
(۲) خَتَمَ: کسی چیز کا پورا ہونا اور مزید عمل یا فعل کا ختم ہونا۔ کسی چیز کو سر بمہر کر دینا۔

۴۵ ــــــ مہلت دینا

کے لیے مَهَّلَ اور اَمْهَلَ دونوں الفاظ ہم معنی ہیں۔ مَهَلَ بمعنی ڈھیل دینا یا آہستہ آہستہ کوئی کام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا تو یہ طبقہ بھی پیدا ہوگیا۔ یہ طبقہ چونکہ دھوکہ اور عیاری سے کام لیتا ہے، لہٰذا کافروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (۴/۱۴۵) — منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔

۵۔ مُشْرِكِيْن: وہ لوگ جو ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو بھی نفع و نقصان پہنچانے کا مالک سمجھتے ہوں اور عبادت میں خواہ یہ عبادت بدنی ہو یا مالی یا قولی ہو دوسروں کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔ خواہ یہ دوسری چیز کوئی جاندار چیز مثلاً نبی، ولی، بزرگ، فرشتے یا جن وغیرہ ہوں یا بے جان مثلاً بت۔ چاند۔ سورج۔ دیوتا اور دیویاں ہوں۔ مشرکین کہلاتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ہر فرقہ میں سے ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان اور مومن بھی مشرک ہو سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (۱۲/۱۰۶) — ان میں سے اکثر ایسے لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں مگر مشرک بھی ہوتے ہیں۔

۶۔ يَهُوْدِى: هَادَ کے معنی نرمی کے ساتھ آہستہ آہستہ رجوع کرنا بھی ہے اور یہودی ہونا بھی۔ اور هَوَّدَ بمعنی کسی کو یہودی بنانا (مف۔ م ق) یہود سے مراد حضرت موسیٰؑ کے پیروکار ہیں۔ تورات کو تلاوت کے وقت آہستہ آہستہ اور جھوم کر پڑھنے سے ان کا نام یہودی ہوا (مف) اور بعض لوگوں کے خیال کے مطابق ان کی نسبت حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یہودا کی طرف ہے۔ یہ قوم پہلے سخت بزدل تھی پھر جب سود خوار بنی تو سخت سنگدل بھی بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انعامات کی جتنی بارش کی اتنا ہی اس قوم نے کفران نعمت کیا۔ حتیٰ کہ اللہ کے ہاں یہ قوم مغضوب علیہم قرار پائی۔ مسلمانوں کی ابتدائے اسلام میں بھی جانی دشمن رہی اور آج تک اسی روش پر قائم ہے۔

۷۔ نصارٰی: حضرت عیسٰیؑ اور ان پر نازل شدہ کتاب انجیل کے پیروکار۔ اس نام کی بھی دو توجیہیں ہیں۔ ایک یہ کہ عیسٰیؑ کی پیدائش ناصرہ میں ہوئی تو انہیں مسیح ناصری کہتے تھے۔ تو ان کے پیروکار نصارٰی کہلائے۔ اور دوسری یہ کہ عیسٰی کے پیروکاروں یا حواریوں نے نحن انصار اللہ (۳/۵۲) کا نعرہ لگایا تھا۔ لہٰذا یہ لوگ نصارٰی کہلائے۔ آج کل انہیں عیسائی کہتے ہیں۔ یہودیوں کی نسبت ان کے عادات و خصائل بہت بہتر ہیں۔ دورِ نبویؐ میں بھی مسلمانوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ تھیں اور یہود کی نسبت یہ مسلمانوں کے لیے بہت کم مضر تھے۔ ارشاد باری ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى (۵/۸۲) — (اے پیغمبر) تم دیکھو گے کہ مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہود اور مشرک ہیں۔ اور دوستی کے لحاظ سے مومنوں سے قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصارٰی ہیں۔

۸۔ مجوس: (مجس) (واحد مجوسی) اور مجس بمعنی کسی کو مجوسی بنانا۔ اور تمجس بمعنی مجوسی بننا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ